



2- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يَلْقَىٰ اِبْرَاهِيْمَ اَبَاهُ اَزْرَقًا مَوْتًا وَعَلَىٰ وَجْهِ اَزْرَقًا مَوْتًا وَغَمْرَةً رُخً"

"ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اپنے باپ آزر سے ملاقات کریں گے" (صحیح بخاری: 3350)

3 تا 9: قرآن مجید میں درج ذیل آیات مبارکہ میں "کہہ کر ابراہیم علیہ السلام کے بت پرست والد کا ذکر کیا گیا ہے۔ (3) سورة التوبة، آیت: 114)

(4) سورة المسححة: 4 (5) مریم: 42 (6) الانبياء عليه السلام: 52 (7) الشعراء: 70

(8) الصافات: 85 (9) الزخرف: 26-

10- اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کا قول نقل کیا:

وَاعْرِضْ لآبِي اِنَّهُ كَانَ مِنَ الظَّالِمِيْنَ ۝۸۱ ... سورة الشعراء

"اور میرے باپ کی مغفرت کر، بے شک وہ گمراہوں میں سے تھا" (سورة الشعراء: 86)

ابراہیم علیہ السلام نے بار بار یا آبت کہہ کر اپنے والد کو مخاطب کیا۔

(11) سورة مریم: 42 (12) مریم: 43 (13) مریم: 44 (14) مریم: 45

(15) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ رَأَىٰ اَبَاهُ يَلُوْمُ الْقِيَامَةَ عَلَيْهِ الْعَجْبَةُ وَالْقَتْرَةُ"

"بے شک ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو قیامت کے دن دیکھیں گے، اس پر گرد اور کالک چھائی ہوگی"

(السنن الكبرى للنسائي: ج 11375، والتفسير للنسائي: ج 395 وسنده صحيح وله طريق آخر عند البخاري في صحيحه: 4768)

(16) اسماعيل بن عبد الرحمن السدي (تابعي رحمته اللہ علیہ) نے کہا: "اسم أبيه آزر"

ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آزر ہے۔ (تفسیر طبری: ج 7 ص 158، وسنده حسن لذاتہ)

تنبیہ :-

ایک دوسری روایت میں سدی مذکور نے صیغہ تریض استعمال کرتے ہوئے کہا: "ويقال: لا، بل اسمه تارح، واسم الصنم "آزر"

(تفسیر طبری: 159، 7/158، وسنده حسن)

"ويقال" میں اشارہ ہے کہ یہ دوسرا قول مردود ہے، محمول قابل کا یہ مردود قول تفسیر ابن ابی حاتم (4/1325) اور درمنثور (3/23) میں الفاظ کے تغیر کے ساتھ مذکور ہے۔



2- مذہب دوم کے دلائل درج ذیل ہیں :

1- مجاہدنا یعنی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ :

"آزر لم یکن بآبئہ، ولکنہ اسم صنم"

(تفسیر ابن ابی حاتم 4/1325، وتفسیر طبری 7/158)

اس قول کی سند کا ایک راوی لیث بن ابی سلیم ہے، اسے جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھئے تہذیب التہذیب (ج 8 ص 417 تا 419)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "ولیث ضعیف" اور لیث (بن ابی سلیم) ضعیف ہے۔ (فتح الباری ج 2 ص 214 ح 729)

ضعف کی وجہ اس کا آخری عمر میں اختلاط ہے۔

دیکھئے تقریب التہذیب (5685) لیث مذکور مدلس بھی ہے۔

دیکھئے کتاب "مشاہیر علماء الأمصار" لابن حبان (ص 146 رقم: 1153)

لہذا یہ روایت دو وجہ سے ضعیف و مردود ہے۔ ایک دوسری سند میں ابن ابی نیح مدلس راوی ہیں لہذا وہ سند بھی ضعیف ہے۔

2- ابن جریج سے مروی ہے کہ "لیس آزر بآبئہ" الخ (در مشورج 3 ص 23 بحوالہ ابن المنذر)

اس روایت کی کوئی سند معلوم نہیں ہے، لہذا یہ روایت مردود ہے۔

3- عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ :

"إن أبابراہیم لم یکن اسمہ آزر، إنما کان اسمہ تارح"

(تفسیر ابن ابی حاتم: 4/1325 ح 7491)

یہ روایت ضعیف و مردود ہے۔

بشر بن عمارہ التمیمی المکتب الکوفی: ضعیف ہے۔ (التقریب: 697)

ضحاک بن مزاحم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (کچھ بھی) نہیں سنا۔

دیکھئے کتاب الجرح والتعديل (ج 4 ص 459 عن ابی زرہ رحمۃ اللہ علیہ)

مضبوط سند کے ساتھ مروی ہے کہ عبدالملک بن یسرہ نے ضحاک بن مزاحم سے پوچھا :

کیا آپ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (کچھ) سنا ہے؟ کہا: نہیں۔ کہا: یہ (تفسیر) جو آپ بیان کرتے ہیں یہ کس سے لی ہے؟ کہا: تجھ سے اور اس سے اور اس سے۔



(کتاب الجرح والتعديل ج 4 ص 458، ج 8 ص 333، کتاب المراسیل لابن ابی حاتم ص 95)

اس روایت کے راوی معلى بن خالد الرازی ثقہ ہیں اور ابواسامہ مدلیس معروف کے الزام سے بری تھے۔ دیکھئے میری کتاب "الفتح المسین فی تحقیق طبقات الدلسین" (2/44)

تنبیہ (1) :-

ابن ابی حاتم نے حسن سند کے ساتھ ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے نقل کیا ہے کہ :

"یعنی آزر: الصنم، وأبو ابراہیم اسمہ: یازر وأمه اسمہا: مثنیٰ الخ" (تفسیر ابن ابی حاتم 4/1324)

یہ روایت اسرائیلیات سے مانوڈ ہے، یازر اور آزر ایک ہی شخصیت کا نام ہے۔ صرف لہجے میں فرق ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام اور ابراہام ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں۔ بت کا نام آزر ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ بت پرست کا نام آزر نہیں ہو سکتا رام نامی ہندو، رام بت کی عبادت کرتا ہے حالانکہ عبادت صرف ایک اللہ ہی کی کرنی چاہیے۔

تنبیہ (2) :-

کسی ایک صحابی یا تابعی سے باسند صحیح قطعاً یہ ثابت نہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام آزر نہیں ہے۔

تنبیہ (3) :-

سلیمان التیمی سے مجہول سند کے ساتھ مروی ہے کہ :

"بلغنی أنہا عوج، وأنہا أشد کلمة قالہا ابراہیم، علیہ السلام لابیہ" (تفسیر ابن ابی حاتم 4/1325)

یہ قول مذہب اول کے مخالف نہیں ہے کیونکہ ہٹ دھرم ضدی اور کافر باپ سے جو توحید کا انکار کرتے ہوئے اپنے بیٹے کو گھر سے نکال دے، عند الضرورت سخت الفاظ کہے جاسکتے ہیں۔

تنبیہ (4) :-

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارح اور لقب آزر ہے، یہ قول مذہب اول کے مطابق ہے، مخالف بالکل نہیں ہے۔

تنبیہ (5) :-

کسی ایک روایت سے قطعاً ثابت نہیں کہ قرآن میں "آزر" کا لفظ "چچا" عم کے بارے میں ہے جس شخص کا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن میں بہت سی آیات میں "لابیہ" یا "یا بآبت" کے لفظ کا مطلب "عمہ" یا "یا عم" ہے۔ اس سے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ایک دلیل قوی پیش کرے جو اس کے دعویٰ پر صریح ہو۔



خلاصہ التحقیق :-

ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام آزر ہے پہچا کا نام آزر ثابت نہیں ہے۔ روح المعانی میں آلوسی نے ایک روایت لکھی ہے :

"لم أزل أنقل من أصلاب الطاهرین ابی أرحام الطاہرات" (روح المعانی : ج 4 ص 195)

یہ روایت بے اصل ہے اس مفہوم کی ایک باطل و مردود روایت ابو نعیم اصبہانی کی دلائل النبوة میں بھی ہے۔ (ج 1 ص 157 ح 15)

اس روایت کے درج ذیل راویوں کے حالات معلوم نہیں ہیں :

یزید بن ابی حکیم، موسیٰ بن عیسیٰ، انس بن محمد، محمد بن عبد اللہ، احمد بن محمد بن سعید المرزوی، محمد بن سلیمان الباشمی۔

اس باطل روایت کے بارے میں حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ :

"أخرج أبو نعیم من طرق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ"

(الخصائص الكبرى: 1/37)

حالانکہ ابو نعیم نے اسے ایک ہی سند سے روایت کیا ہے۔

تفسیر ابن ابی حاتم (ج 9 ص 2828 ح 16028) وغیرہ میں حسن سند سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "وَقَلَّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ" کی تفسیر میں فرمایا: "من نبی ابی نبی حتی آخر جبک نبیاً" "یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اسماعیل نبی علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں"

اس موقف قول کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبد اللہ، دادا عبد المطلب، پردادا ہاشم: یہ سب نبی تھے اور نہ یہ کسی کا عقیدہ ہے، صحیح بخاری کی صحیح حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اجداد میں سے اسماعیل علیہ السلام کے علاوہ کوئی بھی نبی نہیں تھا۔

دیکھئے کتاب بدء الوحی (باب: 1 ح 7)

آلوسی نے لکھا ہے کہ :

"أخرج ابن المنذر فی تفسیرہ بسند صحیح عن سلیمان بن صدق قال..... فقال عم ابراہیم: من أبلی دفع عنہ" (روح المعانی ج 4 ص 195)

اس قول کی کوئی سند معلوم نہیں ہے، پتا نہیں کہ آلوسی نے کہاں سے یہ دعویٰ کر رکھا ہے کہ "بند صحیح"، بے اصل و بے سند روایات کو "بند صحیح" کہہ کر تسلیم کروانا بہت ہی عجیب کام ہے۔ اگر یہ قول باسند صحیح ثابت ہو بھی جاتا تو اس کا مطلب صرف یہ ہوتا کہ ابراہیم علیہ السلام کا والد آزر اور پہچا (نام غیر معلوم) دونوں آپ علیہ السلام کے سخت مخالف تھے، اور ایسا ہونا کوئی بعید نہیں ہے، یاد رہے کہ اس بے سند روایت میں ولدیت آزر کی نفی موجود نہیں ہے۔

محدث کبیر ابوالاشبال احمد محمد شاہ المصری رحمۃ اللہ علیہ نے صاف صاف لکھا ہے کہ "

"أنا أن اسم والد ابراہیم (آزر) فإنه عندنا أمر قطعی الثبوت، بصريح القرآن فی ذہ الآیة بدلالة الألفاظ علی المعانی، وأما التأویل والتلاعب بالألفاظ فما هو الا انکار مقنع لمضمون الكلام ومعناه"

